تم کیسی دیوانگی ہو

تحریر

سونیا عمران

یادوں میں تیری، رات کٹے ہے جاناں
اک درد سا سینے میں اُٹھے ہے جاناں
تنہا نہیں رہتا ہوں کہ سنگ سنگ میرے
احساس تیرا ساتھ رہے ہے جاناں

"شیریں سائے شیریں۔"

"یس۔" اس نے ذرا سی سے پوچھا۔

"تم نے کوئی نیا چہرہ دیکھا؟"

"ہاں آج ہی ایڈمیشن ہوا ہے۔"

"کون ہے؟"

"بھئی کلاس میں ہے ابھی ملاقات نہیں ہوئی۔" اس نے جواب دیا۔

"کس سیکشن میں؟"

"میرے۔"

"اوہ واقعی۔" وہ خوشی سے سرشار ہوا۔

"واقعی۔ باقی اطلاعات آ کے دوں گی۔" وہ دُور ہی سے ہاتھ ہلا کر اپنی کلاس کی جانب بڑھ گئی جب کہ مہران نے جلدی جلدی سب کو اکٹھا کیا۔

"منہ سے اب کچھ پھوٹو بھی، میری کلاس شروع ہونے والی ہے۔" سیمی نے اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"تھوڑا صبر کرو اپنا پرنس تو آ لے..... کدھر ہے؟ اسی کی مدد سے تو ہم ان نئے چہروں سے روشناس ہو پاتے ہیں۔" مہران شوخی سے اپنا کالر کھڑا کرتے ہوئے بولا۔

"تو پھر نمیر، کبھی جلدی بھی قدم اٹھا لیا کرو۔" سیمی نے اب کے نمیر کو ڈانٹا اور نمیر ایک ہی جست میں ان کے قریب آ پہنچا۔

"تو جناب ہم حاضر ہیں، حکم؟" وہ کرسی پر کتابیں رکھتے ہوئے بولا۔

مہران اپنا تجسس بھرا لہجہ قائم رکھتے ہوئے بتانے لگا۔

"شیریں کی کلاس میں ایک نیا چہرہ وارد ہوا ہے۔"

"اوہ مائے گاڈ، میں کبھی نہ جانے کیا اہم بات ہے، وہ تو سب کو معلوم ہے کہ پانچ اسٹوڈنٹس کا نیو ایڈمیشن ہوا ہے۔" سیمی بے پروائی سے بتایا۔

"آئی تو، لیکن شیریں میرے ٹیسٹ کو جانتی ہے اور ویسے بھی کلاس اوور ہونے میں پانچ منٹ ہی باقی ہیں، آ ہی رہی ہوگی اس کے ساتھ۔" مہران گھڑی دیکھتے ہوئے بے چینی سے بولا۔

"آنے والی ہوگی تو انتظار کرو ہمارا آج سر حامد ٹیسٹ لیں گے۔ ذرا لیٹ پہنچے تو شامت آ جائے گی لہٰذا ہمیں اجازت دو۔ ہم وہ نیا چہرہ آ کر دیکھ لیں گے۔" سیمی کہا اور اس کے ساتھ مریم اور داؤد بھی چلے گئے اور

مہران اور نمیر کو شیریں کے انتظار میں کیفے بیٹھنا پڑا۔ تیل بیچنے کے پانچ منٹ بعد ہی انکیں شیریں اور تحریر کو ریڈ پر سے آتے ہوئے دکھائی دیے۔ ان کو تاڑ کر دونوں ہی ان کی جانب بڑھے۔

"وہ کہاں ہے؟" مہران نے پہلی سے پوچھنا تھا۔

"وہ کہاں ہے۔" شیریں نے اس کی نقل اتارتے ہوئے کہا۔ "جیسے ساری لڑکیاں تم نے ایک جیسی ہی کچھ رکھی ہیں۔"

"میں سمجھا نہیں۔" مہران حیرت سے اسے تکتے ہوئے بولا۔

"سمجھ جاؤ بھئی شیریں کا موڈ آف ہے۔ وہ تمہیں کچھ نہ سمجھا پائے گی لہٰذا خود ہی سمجھ جاؤ۔" تحریر شرارت سے سمجھانے لگا۔

"تم دونوں کیا پہیلیاں بجھوا رہے ہو؟ صاف صاف بتاؤ ہوا کیا ہے؟" اب کے نمیر نے ذرا تیکھے پن سے پوچھا۔

"ہونا کیا تھا شیریں صاحبہ نے اسے اپنی فرینڈ شپ کی آفر کی جس پر محترمہ پہلے ایک منٹ شیریں صاحبہ کا بغور جائزہ لینے کے بعد بولیں کہ میں بغیر سوچے سمجھے کسی سے فرینڈ شپ نہیں کرتی لہٰذا میں آپ کی اس آفر کا جواب کل دوں گی اور اس پر ہماری شیریں صاحبہ شرمندہ ہوگئیں اور اپنا سا منہ لے کر کلاس سے باہر تشریف لے آئیں۔" تحریر نے بڑے انداز سے وضاحت کی کہ وہ دونوں بھی مسکرا پڑے۔

"یہی ہے کیا ہم نے کہاں سے آئی' یہ بھی نہیں جان سکتے کیا؟" مہران بولا۔

"جی جام عندیہ خانم ہے اور نام بھی اس نے خود نہیں بلکہ سر نے ساری کلاس سے تعارف کرواتے ہوئے بتایا۔ کہاں سے آئی ہے؟ اب یہ اس سے مل کر معلوم ہوگا اور کیسی ہے؟ اس کے لیے تم خود ہی زحمت کرو۔ وہ کلاس سے نکل کر کینٹین کی طرف گئی تھی۔" تحریر نے وضاحت کی۔

"لو کے آؤ نمیر۔" مہران فوراً جانے کو تیار ہوا' اسے یوں تیار دیکھ کر نمیر بولا۔

"ہمیں کیسے علم ہوگا شیریں تم ساتھ چلو ناں۔"

"جی نہیں میں کلی تو اسے شک ہوگا۔ تم لوگ تحریر کو ساتھ لے جاؤ۔" شیریں کے انکار پر وہ دونوں تحریر کے ساتھ کینٹین چلے گئے۔

"کہاں گئے سب؟" یہی مریم اور داؤد آتے ہی شیریں سے پوچھنے لگے۔

"دیکھنے گئے ہیں نیا چوزہ۔" اس نے بے زاری سے جواب دیا۔

"تو ہے یہ لوگ تو بس انہی کاموں میں لگے رہتے ہیں۔" مریم تکلی سے بولی۔

"جاؤ داؤد انہیں بلا کر لاؤ۔" یہی نے داؤد سے کہا۔

"مجھے تو معاف رکھو۔ تمہیں پتا ہے وہ تینوں جب مل جائیں تو میرا مشہ نشر کرتے ہیں۔ میں یہاں ڈاکٹر بننے آیا ہوں' مریض نہیں۔"

"اوہ تم سدا ڈرپوک ہی رہنا۔ آؤ مریم' میں اور تم چلتے ہیں۔ کدھر گئے ہیں شیریں؟" یہی نے شیریں سے پوچھا۔

"ایک منٹ۔ پہلے تو مجھ سے کینٹین کا ہی کہہ کر گئے تھے۔" شیریں ابھی بتا ہی رہی تھی کہ وہ تینوں ہنستے مسکراتے شوخیاں کرتے نظر آگئے۔

"اچھا ہے بے شرمی کی اپنا امپریشن تو خراب کر ہی آئے ہو کے تم لوگ کاش کوئی بدتمیزی نہ کرو۔" یہی تینوں سے ایک ساتھ مخاطب ہوئی۔

"ہم نے کیا کیا ہے؟" مہران شرارت سے پوچھنے لگا۔

"ہاں ہاں! تم بہت شریف شروع ہو آج تک کسی لڑکی کو آنکھ اٹھا کر تم نے کبھی دیکھا نہیں۔"

"ظاہر ہے جو براہ راست دل میں ہی جھانک آئے اسے آنکھ اٹھا کر کیسے دیکھیں گے۔" اب کے نمیر شوخی سے جواب دیا کہ سب ہی ہنس پڑے۔

"دیکھ لینا کسی دن تم تینوں کے جام ہیئر پر لکھ دوں گا کچ میں لگا دیے جائیں گے کہ لڑکیاں ان تین لوگوں سے بات کرنے سے پرہیز کریں۔"

"جو بات کرے گی وہی جوتی بن جائے گی۔" مریم کی بات ختم ہوتے ہی داؤد نے جملہ مکمل کیا' وہ تینوں داؤد کو گھورنے لگے۔

"شرم کرو داؤد! کوالیفکیشن میں پڑھنے کا یہ مطلب تو نہیں۔" مہران نے ڈانٹا۔ "میڈیکل کالج ہے یہ۔"

"ہمارے تم تو اپنے ساتھ ہمیں بھی بدنام کرو گے۔" اب کے تحریر بھی شوخ ہوا۔

"یار تمہاری یہی حالت رہی تو تم ڈاکٹر کی بجائے کمپاؤنڈر ہی کر کی کالج سے نکلو گے۔" نمیر نے بھی بڑے انداز سے ڈانٹا کہ داؤد ایسا سامنہ لے کر رہ گیا۔ یہ تو ہر بار ہی ہوتا تھا کہ جب داؤد کے منہ سے کوئی ایسی ویسی بات نکلتی تینوں اس کی دھوبی گٹ کرتے کہ وہ بے چارہ مقابلہ نہ کر پاتا اور شرمندہ سا ہو جاتا جس پر لڑکیاں اس کا ساتھ دے کر ان تینوں سے اس کا پیچھا چھڑاتیں۔

اگلی صبح مہران سب سے پہلے ہی کالج آ گیا جب کہ باقی سب اپنے معمول پر ہی پہنچے۔ مہران نے اپنے ساتھ ساتھ سب ہی کو جس میں ڈالا ہوا تھا کہ اس گروپ میں سے کوئی بھی دوبارہ سے کوئی دعوت دے اور وہ ایک دن ہوٹنے کا مانے گے۔ آج پہلی دفعہ ایسا ہوا تھا اور اسی وجہ سے سب ہی میں جوش پیدا ہو گیا تھا۔ شیریں سب سے زیادہ گھبرائی ہوئی تھی کہ اگر انکار کر دیا تو اسٹک ہو جائے گی مگر جو بھی تھا اسے ایک بار تو اب اس کا سامنا کرنا ہی تھا اور باقی سب کو انتظار۔

کلاس ختم ہوتے ہی انکیں مریم اور تحریر آتے دکھائی دیے۔

"شیریں کدھر ہے؟" مہران نے بے صبری سے پوچھا۔

"لان محترمہ کے ساتھ دھیرے دھیرے قدم بڑھاتی ہوئی ادھر ہی تشریف کا ٹوکرا لا رہی ہیں۔"

"اوں تو پھنس گئی۔" تحریر کی بات سن کر مہران جارحانہ انداز سے بولا تو مریم نے ڈانٹا۔

"مہران' منہ سنبھال کر جو بولنا تو ایسے الفاظ استعمال کیا کرو اور سنو اب میں۔"

"دیکھو تم اب اپنا بلڈ پریشر مت شوٹ کر دینا اور خبردار اس کے سامنے کوئی پوز کرنے کی کوشش کی۔ اچھا اب یہ بتاؤ کہ ہوا کیا؟" مہران مریم کا خاموش کرانے کے بعد نمیر کو ٹٹولنے لگا۔

"ادھر ہی ہوں سوٹ برابر۔ تمہارا کام کر کے ہی کہیں جاؤں گا۔" نمیر اپنی نوٹ بک بند کرتے ہوئے بولا۔ شیریں کے ساتھ گفتگو اور حسین سراپا والی عندیہ خانم کو دیکھ کر سب خاموش ہو گئے۔

"عندیہ یا ہے ہیرا چھپا سا گروپ۔" شیریں مسکراتے ہوئے اسے سب سے ملوانے لگی۔

"یہ چھپا ہے شیریں۔" وہ سب پر ایک ایک نظر ڈالتے ہوئے قدرے مسکرا کر بولی۔

"ہوں تو کیا تم اس گروپ میں جاپنہ کرو گی؟"

"یقیناً شیریں' تم سے دوستی کرنا' سوتم سے بالواسطہ ہر شخص سے دوستی کرنا۔" وہ کھلکھلا کے ہنس پڑی۔

"لو سے عندیہ' ہمیں تو تمہیں دیکھ کر ہی پتا چل گیا تھا کہ تم ہمارے ہی گروپ کی ہو۔ ہمیں ٹریٹ دو اس گروپ کا ہر بندہ تمہیں اپنی شمولیت کا اختیار ٹریٹ دے کر کرتا ہے۔" تحریر نے کہا تو وہ مسکرا کر بولی۔

"کیوں نہیں' آپ لوگ جو کھانا پسند کریں' کھا

آپ ہے۔ لیکن میں بہت تھکی ہوئی ہوں' پلیز میں ساتھ جانے سے معذرت چاہوں گی۔" وہ پیسے تحریر کو پکڑاتے ہوئے بولی۔

"اوکے پھر ہم تمہارے لیے کچھ لیتے آئیں گے۔ کم آن فرینڈز۔" تحریر نے اشارہ کیا اور سب چلنے کو تیار ہوگئے مگر مہران کے اشارے پر نیر کو روکنا پڑا۔

"میں عنادیہ کے پاس بیٹھتا ہوں' تم لوگ جاؤ۔" نیر نے بہانہ بنایا اور باقی سب چلے گئے۔

ان کے جانے کے بعد نیر عنادیہ کے پاس ہی بیٹھ گیا۔ ایک نظر اس کے سراپے پر ڈالنے کے بعد گویا ہوا۔

"آپ کیا سوچ رہی ہیں؟"

"کچھ نہیں۔ بس ایسے ہی۔" وہ سنبھل کر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"آپ کو ہمارا گروپ پسند نہیں آیا کیا؟"

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔" اس نے جھجکتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر؟"

"بس ایسے ہی سوچ رہی ہوں کہ آپ کے گروپ میں شامل ہو کر میں نے اچھا کیا یا بُرا۔"

"ہوں' تو اس کا مطلب ہے کہ آپ ہم سے مل کر مطمئن نہیں ہوئیں۔"

"نہیں اب ایسی بھی کوئی بات نہیں۔" وہ مسکرا کر بولی تو نیر بھی اس کے انداز پر ہنس پڑا اور بولا۔

"اپنے گروپ سے متعلق آپ کا مشن کیا ہے؟"

"جی ضرور۔" وہ کچھ سوچ کر بولی۔

"یہ جو مہران ہے ہیں' یہی اصل میں ہمارے گروپ کی جان ہے' جس نے اسے پالا اس نے پورے گروپ کو پالا۔ یہ بہت خوب صورت ہے' اتنا ہی خوب سیرت۔"

"مگر مجھے تو ..."

"آپ سے ابھی اس کی پہلی ملاقات ہے اور ویسے بھی یہ لڑکیوں میں اتنی دلچسپی نہیں لیتا۔ نہ ہی جلد فری ہوتا ہے۔ یہ تو میرے اور تحریر کی وجہ سے آپ کو مریم یعنی شیریں نظر آرہی ہیں ورنہ یہ تو لڑکیوں سے فرینڈ شپ رکھنے کا قائل ہی نہیں ہے۔"

"اچھا تو آپ اور تحریر قائل ہیں؟" وہ شرارت سے بولی تو نیر کا بھی منہ ہنسنے کو تھا۔ بلند ہوا۔

"ظاہر ہے کوایجوکیشن میں دوست تو کوئی بھی بن سکتا ہے۔"

"صرف دوست؟" وہ نیر کے چہرے پر نگاہیں مرکوز کرتے ہوئے بڑا معنوی سے پوچھنے لگی۔

"ہر شخص کی اپنی سوچ ہوتی ہے' مہران کے نزدیک لڑکیاں بے وفا ہوتی ہیں۔ اس لیے اسے اس لڑکی کی تلاش ہے جو اس کی بظاہر خوب صورتی سے نہیں' خوب سیرتی سے پیار کرے۔ اس کی تیز نگاہیں اپنی طرف متوجہ پا کر نیر نے باتوں کا رُخ پھر مہران ہی کی طرف پھیر دیا۔

"اچھا خیال ہے۔" اس نے اپنی بات کا جواب گھومتا دیکھ کر بے پروائی سے حجاب دیا اور اپنی نوٹ بک کھول کر بیٹھ گئی۔ چارو ناچار نیر کو بھی اپنی کسی بک کا سہارا لینا پڑا۔

❁❁❁

عنادیہ خانم اس گروپ میں کافی گھل مل گئی تھی تاہم آہستہ آہستہ اس کی عادات سب پر عمل رہی تھیں۔ وہ بے حد ہنس مکھ اور خلص تھی۔ شرارتیں کرنا' اس کی فیورٹ اپنی میں شامل تھا۔ کبھی کبھی ہلکی پھلکی شاعری بھی کر لیتی تھی مگر زیادہ وقت پڑھائی میں یا شرارتوں کی لپیٹ میں لے لیتی جس کے باعث مہران کو اپنے انداز کو مزید قائم رکھنا مشکل ہو گیا تھا مگر پھر بھی اس نے ابھی ہمت نہ ہاری تھی اور نیر بھی پوری طرح اس کا ساتھ دینے کی کوشش کر رہا تھا لیکن عنادیہ خانم کا رکھ رکھاؤ کچھ اس طرح تھا کہ مہران اور نیر کو نہ صرف ناکامی ہوری تھی بلکہ باقی گروپ کو بھی اس کے متعلق جاننے کا تجسس سا ہو گیا تھا۔ آخر مریم سے مزید صبر نہ ہوا اور جب بچی سب بیٹھے ادھر اُدھر کی ہانک رہے تھے تو اس نے پوچھا۔

"عنادیہ! تم نے اپنے متعلق کچھ بتایا نہیں۔"

"کیا بتاؤں؟ تمہارے سامنے ہی تو ہوں پوری کی پوری۔" اس نے مسکرا کر جواب دیا۔

"نہیں' میرا مطلب تھا تم پہلے کس کالج میں تھیں' کن بھائی کہتے ہیں تمہارے پیرنٹس کیا کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ؟" اب کی بار نیر نے وضاحت کی۔

"تم یہ پوچھنا چاہتی ہو تو سنو۔ میں چار بھائیوں کی اکلوتی مگر لاڈلی بہن ہوں۔ ڈیڈی' ممی میری پیدائش کے کچھ عرصے بعد ہی چل بسے اور اب سے پہلے میں کوئٹہ میں ہوتی تھی۔ ویسے تو لاہور کی پیدائش ہے لیکن میں چونکہ اپنے بڑے بھائی کے پاس رہتی ہوں اس لیے جہاں جہاں ان کا ٹرانسفر ہوا مجھے بھی جانا پڑتا ہے۔"

"تو اس کا مطلب ہے کہ تم اپنے بھائی بھابھی کے ساتھ رہتی ہو۔" اب کے شیریں بولی۔

"ہاں' میری بھابھی بہت اچھی ہیں مگر فاسٹ میں تم لوگوں کو ان سے ملوا نہیں سکتی۔"

"اب کیسی معلوم ہو گیا کہ وہ کتنی اچھی ہیں جو تم ہمیں ملوا نہیں سکتیں۔" نیر نے چھیڑا تو وہ بھی مسکرا پڑی۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں' دراصل ہماری کمیٹی میں دوستوں کا گھر آنا جانا پسند نہیں کیا جاتا۔ نہ بھی بھائی کا کوئی فرینڈ گھر آتا ہے اور نہ ہی بھابھی کی کوئی سہیلی۔"

"میں کیوں نہیں کہتیں کہ ..... "شیریں کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ وہ نیر اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی۔

"بھئی تم لوگ اب میری بھابھی کے متعلق کچھ مت کہو' وہ میری ماں کے برابر ہیں۔ تمہیں تو میں سمجھ ہی جاؤں گی۔"

"عنادیہ! تمہیں کوایجوکیشن میں پھر پرابلم کیسے ہل گئی؟" اب کے کسی نے پوچھا۔

"یہ سب بھابھی کی مدد سے ہوا اور نہ میں تو کبھی ایسا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔" اس نے وضاحت کی۔

"اچھا تو اب معلوم ہوا کہ محترمہ کو بھابھی کیوں اتنی عزیز ہیں۔" نیر شوخی سے بولا تو سب ہی ہنس پڑے۔

دن معمول کی طرح گزر رہے تھے مگر مہران کو ابھی تک اپنے مقصد میں کامیابی نہ ہو رہی تھی۔

"یہ لڑکی واقعی بڑی مشکل ہے۔" عنادیہ گلاس اٹینڈ کرنے لگی تو مہران سب سے کہنے لگا۔

"جی ابھی آپ کا کیا خیال ہے کہ ہر لڑکی حیا' شائستگی اور شرم کی طرح ہی ہوتی ہیں کہ ادھر نیر نے تمہاری خامیاں بتائیں اور وہ تمہاری دیوانی ہو گئیں اور پھر بعد میں تم آگے آگے اور وہ تمہارے پیچھے پیچھے' تمہارے دیدار کی منتظر' تمہاری اداؤں پر مرمٹنے کو تیار۔" مریم جل کر بولی تو مہران کو بھی غصہ آیا۔

"نہیں کیا' اور کبھی تم نے اسے کچھ بتایا تو نہیں دیا۔"

"جی نہیں' میرا دماغ خراب نہیں۔ اور ویسے میرا مشورہ ہے کہ یہ لڑکی نہایت شریف اور اعتماد سے پُر ہے۔ اسے تم لوگ آسانی سے بے وقوف نہیں بنا سکتے' بہتر ہے کہ اسے بحیثیت ایک اچھی دوست کے قبول کر لو ناکہ اُلو بنا کر۔"

"تم اپنی فضول نصیحتیں اپنے پاس رکھو۔ اور یار تم کچھ کرو نا۔" وہ مریم کے بعد نیر سے مخاطب ہوا۔

"میری جان' تو نیر تم عنادیہ کے ساتھ سیریس ہو جاؤ' ایمان سے بڑی اچھی جوڑی بنے گی اور وہ پیسے بھی اس کی اور تمہاری بیک گراؤنڈ کافی ملتی جلتی ہیں۔" اب کے بھی نے نیر کو چھیڑا تو وہ جھٹ بولا۔

"مجھے تو حاف ہی رکھو۔ ایسے کام صرف مہران کو ہی سجتے ہیں اور ویسے بھی میں مشن وشن کے چکر میں پڑنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ وہ بھی عنادیہ جیسی لڑکی سے' جو دوست صرف کالج کی حد تک رکھتی ہے' وہ محبت کیا خاک کر سکے گی۔"

"یہ کیوں نہیں کہتے کہ تم کسی کے ساتھ سیریس نہیں ہو سکتے ورنہ ویسے تم بھی ہو۔ بس مہران سے ذرا باتوں کو جھٹکنا اور سلوٹوں سے بچنا سیکھ لو۔" اب مریم بھی شوخی سے بولی۔

"آپ کے مشورے کا شکریہ۔ مجھے یہ شعبدے

بازی پسند ہی نہیں اور ویسے بھی میں جس حال میں ہوں' خوش ہوں۔"

"تم تو تمہارے ہی بھلے کی بات کر رہے تھے۔ عندیہ جیسی خوب صورت لڑکی شاید تمہیں پھر نے بھی نہ ملے۔" شیریں نے کہا ساتھ ہی مریم بولی۔

"اور مہران کے مجھے چڑھنے سے منع جائے گی۔"

"ایڈیٹ' میں خدانخواستہ اس کے ساتھ کوئی غلط حرکت تو نہیں کرتا۔" مہران فوراً چڑ کر بولا۔

"نہیں نہیں پیچھے پیچھے لڑکیاں آتی بہت اچھی لگتی ہیں۔" مریم کو بھی غصہ آیا۔

"دفع کرو' میں ہاں میں تو ان کے پیچھے نہیں جاتا۔" اس نے صفائی پیش کی۔

"تم سوسو دے ہو تو آتی ہیں ہاں۔"

"اچھا بابا میرے پیچھے آتی ہیں' تم کیوں جلسی فیل کرتی ہو۔" مہران شوخی سے بولا۔

"شٹ اپ۔" مریم جل کر بولی تو باقی سب کی بھی دبی دبی سی ہنسی نکل گئی۔

"میں شاید آج جلدی آ گئی۔" عندیہ خانم ٹائم دیکھتے ہوئے بولی۔

"نہیں تم جلدی نہیں آئیں بلکہ تمہاری گھڑی پیچھے ہے۔" نمیر اس کی کلائی پر بندھی گھڑی کا ٹائم دیکھتے ہوئے بولا۔

"اوہ..... ایک تو میں ٹائم ٹھیک کرنا ہمیشہ ہی بھول جاتی ہوں۔" وہ مسکرا کر بولی اور کلائی سے گھڑی اتارتے ہوئے بولی۔

"اب ٹائم کیا ہے ٹیچر بکٹ۔"

"نو نج کر پانچ منٹ۔" نمیر نے اپنی گھڑی دیکھتے ہوئے بتایا۔

"نمیر میری گھڑی ذرا ٹھیک کر دو' اس گھڑی کی ٹائمنگ میں بھلا کبھی سے ہی ٹھیک کرواتی ہوں اور بھول ہی گئی۔" اس نے وضاحت کی اور نمیر نے بغیر کچھ کہے اس کے ہاتھ سے گھڑی پکڑلی اور اپنی رسٹ واچ سے ٹائم دیکھتے ہوئے ٹھیک کرنے لگا کہ عندیہ اس دوران اردگرد کے ماحول سے بے خبر نمیر ہی کا جائزہ لینے لگی۔

پلیو جینز پر نمیر نے وائٹ اور بلیک لائننگ والی جرسی پہن رکھی تھی۔ صاف ستھری رنگت پر تازی تازی شیو سے رنگت مزید صاف لگ رہی تھی۔ بال بے ترتیب سے پیچھے ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے اور کچھ پیچھے کو رخ موڑے ہوئے تھے۔ پاؤں میں وائٹ اسپورٹس جوگرز پہنے وہ صاف اور بھلا لگ رہا تھا۔

"اس پیار سے میری طرف نہ دیکھو' پیار ہو جائے گا۔" اچانک ہی قریب سے تیمور کی شگفتہ آواز سنائی دی کہ عندیہ نے گھبرا کر فوراً پیچھے دیکھا۔

"تم... تم کب آئے؟" وہ قدرے گھبرا کر بولی۔

"میں تو کب سے یہیں کھڑا ہوں۔ شاید تم نے دیکھا نہیں' مصروف تھیں۔" وہ شرارت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا کہ عندیہ بھی مسکرا دی۔

"تو بھئی آ کچھ وہی چیز پتا کر جو خود بھی سمجھ آتی ہو۔" نمیر اس کی طرف گھڑی بڑھاتے ہوئے خوش گوار لہجے سے بولا۔

"اوکے سر۔" عندیہ نے شوخی سے جواب دیا کہ تیمور جھٹ بول پڑا۔

"نمیر تم نے ابھی میرا گانا سنا۔" تیمور کی شرارت عندیہ جلدی سے بول پڑی۔

"گانا نا اور بعد میں سنانا پہلے یہ بتاؤ کہ باقی سب کدھر ہیں' کوئی نظر نہیں آ رہا؟"

"سب یہاں ہی ہیں مگر تمہیں سوائے ایک شخص کوئی نظر ہی نہیں آتا۔" تیمور پھر شوخ ہوا عندیہ نے اسے کہنی سے کھودا۔

"سب اس طرف ہیں۔" اس نے یوں کھودنے پر فوراً بولا عندیہ اس کے بازو پر مکا مارتے ہوئے طرف بڑھ گئی۔

"تم لوگوں کی کوئی کلاس نہیں کیا؟" سب کو دیکھ کر مصروف دیکھ کر بولی۔

"آج سر جلد لیو پر ہیں اور باقی سب کا ویسے بھی یہ ٹائم فری ہے۔" یہی نے وضاحت کی۔

"اچھا آج ہمیں سر فاروق نے پریکٹیکل کروانا ہے نہ زبانی چلتی ہوں۔" وہ اپنا بیگ کندھے پر ڈالتے ہوئے دھیرے دھیرے قدم خرامی ان کی نظروں سے اوجھل ہوگئی اس کے جاتے ہی مہران بولا۔

"یار یہ عندیہ پھنسے گی نہیں۔"

"ہاں مجھے بھی یہی لگتا ہے۔" نمیر نے بھی تائید کی۔

"اور میرا مشورہ ہے کہ اسے پھنسانے کی کوشش بھی مت کرو تو بہتر ہے' اس لیے کہ وہ ایک اچھی دوست ثابت ہو سکتی ہے۔" اب کے تیمور نے مشورہ دیا کہ یہی بھی جھٹ بولی۔

"میرا بھی یہی مشورہ ہے۔ عندیہ خانم اچھی لڑکی ہے' ہمیں کم از کم اچھے دوستوں کے ساتھ ایسی حرکت نہیں کرنی چاہئے۔"

"لو بھئی تم سب کی اگر یہی رائے ہے تو ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے' کیوں مہران؟"

"اوہ شیور۔" مہران نے بھی نمیر کے کہنے پر اثبات میں جواب دیا کہ پھر تیمور بولا۔

"تو پھر ڈن آج کے بعد عندیہ کے ساتھ کوئی ایسی ویسی حرکت نہیں ہوگی۔"

"لو سر۔" سب نے کورس میں جواب دیا اور پھر ہنس دیئے۔

ابھی وہ سب گراؤنڈ سے نکل کر اپنے مخصوص کورنر اور پہلی بار کے باہر آ کر کھڑے ہی ہوئے تھے کہ نمیر اور عندیہ بھی آ گئیں۔

"آج تو مزہ ہی آ گیا۔" شیریں نے آتے ہی سب سے کہا۔

"کیوں کوئی خاص بات؟" داؤد نے پوچھا۔

"سر فاروق نے آج شیریں کو خوب لمبا چوڑا لیکچر دیا۔" عندیہ نے مسکرا کر بتایا۔

"کس بات پر؟" اب کے سب ہی ایک ساتھ متوجہ ہوئے۔

"سر مذاق ہے تھے کہ اکثر لوگ اپنی تعریفات کا خاص خیال رکھنا چاہئے جس پر شیریں نے کہہ دیا سر اتنا وقت ہی کہاں بچتا ہے اور اس وقت سوائے آرام کے اور کسی تفریح کی طرف دھیان ہی نہیں جاتا۔ جس پر سر فاروق نے ڈانٹا اور لمبا چوڑا لیکچر دے ڈالا کہ آپ اچھی سے یہ سوچ رکھیں گی تو آگے کیا ہوگا۔ انسان کو ہر چیز کے لیے ایک ٹائم ٹیبل بنانا چاہئے اور تفریح کا تو خاص خیال رکھنا چاہئے۔ جب تک آپ خود فریش نہیں ہوں گی تو آپ کسی مریض کا علاج کیسے کریں گی۔ آپ لوگوں کو ابھی سے اپنا ٹائم ٹیبل بنانا چاہئے جس میں آپ اپنی تفریح کا بھی خیال رکھ سکیں۔ تفریح چاہے موبائل سے ملے' چاہے شاعری سے' چاہے کسی پارک میں جاگنگ چاہے لائف ٹائم ٹیچ کیوں نہ بھی ہو جس سے آپ دلی اور دماغی طور پر ریلیکس ہوتے ہوں۔" عندیہ نے تفصیل سے بتایا تو سب ہی ہنس پڑے۔

"تو یہ ہے سر فاروق اگر لیکچر دینے پر آ جائیں تو وقت کا خیال بھی نہیں کرتے۔" یہی ان کے لیکچر پر تبصرہ کرتے ہوئے بولی۔

"چاہے خود بھی تفریح کا خیال ہی نہ رکھا ہو۔" اب کی شیریں بھی جل کر بولی۔

"نو کی بات شیریں' کیا تو انہوں نے ٹھیک ہی تو ہے۔ اب تفریح تو سب کو حاصل کرنی چاہئے۔" عندیہ نے ٹوکا کہ مریم جھٹ بولی۔

"ان لوگوں کو کیا عقل اب ہر کوئی میرے تمہارے جیسا تو نہیں ہے ناں۔"

"میرے تمہارے جیسا تو نہیں ہاں..... اب تمہیں اگر شاعری کا شوق ہے تو ضروری تو نہیں سب کو ہو۔" مہران نہ یہ کی بات پر پڑ کر بولا تو سب مسکرانے لگے۔

❁❁❁

آج بھی معمول کی طرح کلاسز سے فارغ ہو کر سب اکٹھے ہوئے کہ شیریں بولی۔

"چلو بھئی کس کس کو کینٹین جانا ہے میں نے تو صبح ناشتہ بھی نہیں کیا تھا۔" شیریں کی آواز پر عندیہ جو اب تک شعوری طور پر کسی سوچ میں کھوئی ہوئی تھی فوراً سنبھلی اور ابھی کچھ کہنے کی دانستگی کے تحت زبان کھولی۔

"یار مجھے تو معاف رکھو مجھے ابھی اپنے نوٹس مکمل کرنے ہیں۔"

"لیکن ہم چلیں گے۔" مریم داؤد اور بھی کھڑے ہوتے ہوئے بولے۔

"اور تم تینوں کا کیا موڈ ہے؟" شیریں اب کے نیر، مہران اور عندیہ سے مخاطب ہوئی۔

"یار میں تو ابھی پانچ منٹ تک پریکٹیکل کے لیے جاؤں گا۔ سر حامد کو پھر دو دن نہیں آنا۔" مہران اٹھتے ہوئے بولا۔

"ایندر آئی ایم آ سوری میرے سر میں درد ہو رہا ہے میں نہیں چل سکتا۔" مہران کے بعد نیر نے بھی جانے سے معذرت کر لی تو پھر عندیہ کا بھی دل نہ مانا۔

"مجھے بھی بھوک نہیں تم لوگ چلے جاؤ۔" وہ دو الفاظ کہہ کے چلے گئے۔ ان کے جاتے ہی تبریز اپنی نوٹ بک لے کر بیٹھ گیا اور نیر دوسری چیئر پر بائیں رکھے آنکھیں بند کیے دھیان ہوا سا دھا بیٹھا تھا جب کہ عندیہ کو آج نیر علی احمد کو جی بھر کے دیکھنے کا موقع مل گیا۔ اس نے ایک نظر تبریز پر ڈالی جو نیر کے پاس ہی بیٹھا نوٹس مکمل کر رہا تھا اس کو مصروف دیکھ کر عندیہ کی نظریں نوٹ بک پر نیر علی احمد کی طرف اٹھ گئیں۔

آج اس نے جینز پر بلیک پالو شرٹ پہن رکھی تھی۔ چونکہ کلاس بہت صبح تھی اس لیے بغیر شیو کیے آ گیا۔ ہلکی ہلکی بھری ہوئی شیو میں وہ بے حد خوب صورت لگ رہا تھا یا پھر یہ سب عندیہ کی نگاہوں کا کمال تھا کہ اسے نیر علی احمد پہلے دن سے ہی اچھا دل کو بھایا کہ چاہنے کے باوجود وہ اپنی نظروں کو اسے دیکھنے سے روک نہ پائی تھی بلکہ اب تو معمول بن گیا تھا کہ صبح آتے ہی وہ سب سے پہلے نیر علی احمد کا سراپا چاہ بھری نظروں سے سراہتی اور آنکھوں سے پیار کرتی۔ اپنے ہی آپ میں کھویا ہوا مسکراتا کھلتا نیر اسے عام لڑکوں سے ذرا ہٹ کر لگا۔ نہ جانے کب اور کیسے وہ اس میں کھونی چلی گئی۔

"تم سامنے بیٹھے رہو
پلکیں میری جم جائیں"

عادت کے مطابق تبریز نے اسے نیر علی احمد میں کھویا ہوا دیکھا تو گنگنا اٹھا۔ عندیہ فوراً کھسیا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"عندیہ آپ بہت بزدل ہو۔" وہ عندیہ کے یوں اٹھ کر چلنے پر بولا۔

"کیوں کیا ہوا؟" وہ نیر علی احمد کے موجود ہونے پر خود کو سنبھال کر بولی۔

"تمہارا حال بالکل اس شعر کی طرح ہے

حسرت ہے کہ تم کو چاہے مگر اس طرح
ہو تجھ کو خبر بھی ہم کو خبر بھی نہ ہو"

"اب شعر کا حلیہ تو تم خراب نہ کرو۔"

"تم تو بک مت کرو۔" وہ خفگی سے بولا۔

"تم بک بک بند کرو۔" وہ بھی اس کے سے انداز میں کہنے لگی۔

"ویسے ڈاکٹری اور عاشقی مشکل ہے کہ ساتھ ساتھ چلیں۔" وہ پھر شروع ہوا۔

"ویسے تمہیں دوسروں کو نوٹ کرنے کا بہت شوق ہے۔" اب کے اس نے اسے جھٹلایا۔

"ہاں ہے اب بتاؤ۔" وہ اسی ڈھٹائی سے بولا۔

"بہت اسٹوپڈ ہو تم۔" وہ اپنی جگہ پر واپس بیٹھتے ہوئے بولی۔

"قرائش ہر نہ بندہ اس قابل کہاں۔" وہ خوشی سے سر خم کرتے ہوئے بولا تو عندیہ بھی ہنس پڑی۔

"پلیز تم لوگوں کو اگر باتیں کرنی ہیں تو گراؤنڈ میں چلے جاؤ۔" نیر نے نیم وا آنکھوں سے دونوں کو کہا تبریز تو خاموش ہو گیا جبکہ عندیہ بولی۔

"سوری ایمرجنسی ہے پین گھر بھول آئی۔"

"تو ٹھیک ہے بس وہ سٹ کے لیے خاموشی ہا

ہلیز۔" وہ قدرے خوش گوار ہی سے کہنے لگا کہ عندیہ خاموش ہو گئی مگر تبریز کے اگلے سیدھے اشاروں نے اسے مزید نیر علی احمد کے پاس بیٹھنے کے قابل نہیں چھوڑا۔ اس نے تنگ آ کر رخ دوسری طرف موڑ کر اپنی نوٹ بک نکال لی اور ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ وہ سب آ گئے اور ان کے ساتھ مہران بھی آ گیا تو بیٹھے جوش سے بولا۔

"آنکھ نیر بڑی غضب کی چیز دیکھی ہے۔ دوا تو ہی نیر کو اٹھانے لگا کہ عندیہ کا بس نہ چلا کہ مہران کو ڈانٹ دے کہ فضول بات کام کے لیے اسے تنگ کر رہا ہے مگر وہ خاموشی سے نوٹ لکھتی رہی۔

"یار کل دیکھ لیں گے۔" نیر نے سٹ کی گرد کسی طور نہ اتاری۔

"تو نیور کم آن یار۔" دوا سے زبردستی کھینچتے ہوئے بولا۔ چاروناچار اسے اٹھنا ہی پڑا اور دوسرے ہی لمحے سب گراؤنڈ میں موجود تھے۔

"کدھر ہے بھئی؟" نیر ہاتھوں سے اپنا حلیہ درست کرتے ہوئے بے زاری سے پوچھنے لگا۔

"وہ سامنے درخت کے پاس یاسر اور سمیرا کے ساتھ بیٹھی ہے۔" مہران نے اشارہ سے سمجھایا۔

"ہم سب یہاں بیٹھے ہیں تم دونوں نے جہاں جانا ہے جاؤ۔" عندیہ وہیں گھاس پر بیٹھتے ہوئے بے زاری سے بولی۔ باقی سب نے بھی وہیں ڈیرہ جما لیا۔

"ایک تو تم لوگوں کو انجوائے کرنا نہیں آتا۔ چل نیر میں اور داؤد تیرے ساتھ چلتے ہیں۔" مہران نے سب کو بیٹھا دیکھا تو داؤد کو اپنے ساتھ کھینچتا ہوا نیر کے پیچھے ہو لیا۔ ابھی وہ کچھ قدم ہی نیر کے پیچھے چلے ہوں گے کہ نیر دوڑنے کے سے انداز میں واپس پلٹ آیا۔

"کیا ہوا۔ واپس کیوں آ گئے؟" مہران اس کے ساتھ قدم ملاتا ہوا پوچھنے لگا۔

"یار مرمانے لگے تھے وہ تو رسنا تھی جس نے پچھلے سال تمہیں پریشان کیا تھا۔" اس نے یاد دلایا۔

"اوہ رئیلی۔ وہ یہاں کیسے آ گئی؟" مہران خوشی سے بولا۔

"میرا خیال ہے وہ بارہ ایڈمیشن لے لیا ہے یہیں۔" وہ سب کے پاس گھاس پر بیٹھتے ہوئے بے پروائی سے بولا۔

"آ کاؤ داؤد راس سے مل کر تو آئیں۔" مہران داؤد کو ساتھ لیے چل پڑا۔ اس کے جاتے ہی عندیہ بولی۔

"تم لوگ کس طرح غیر معمولی باتوں کو معمولی طریقے سے انجوائے کرتے ہو۔"

"وہ کیسے؟" نیر نے جھٹ پوچھا۔

"تم لوگ ایک طرح سے دوسروں کے دل سے کھیلتے ہو اور یہ تک سوچتے کہ اس سے دوسرے کے دل پر کیا بیت سکتی ہے۔" عندیہ سمجھانے کے سے انداز میں بولی۔

"اسی کا تو ہمیں پتا نہیں کیا اور کون بے وقوف ہی ہوگا جو اتنا سیریس ہو جائے اتنی سی بات پر۔" نیر نے بات مذاق میں اڑانا چاہی۔

"کتنے خود غرض ہو تم کہ کسی کا دل ٹوٹا ہوگا اور تمہیں خوشی ہوگی اپنی وہ سٹ کی تفریح کے لیے کسی کو تکلیف پہنچا کر۔" وہ سنجیدہ ہوئی۔

"دیکھو داؤ میز مجھے نہ تو کسی کو تکلیف پہنچانے کا شوق ہے اور نہ ہی مجھے ایسی باتوں میں کوئی انجوائے سٹف نظر آتی ہے۔ ہاں اگر مہران کی ٹھیک ہو گا جب اسے کوئی ایسی لڑکی جو اس کے لیے واقعی اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر آ جائے۔"

"راستے تو تم ہی بناتے ہو ہیں نجوانے ایسی لڑکی سے ٹکرانے کے چکر میں ہو۔" نیر کی بات پر مریم ایسا جل کر بولی کہ سب کا ہی ایک ساتھ قہقہہ گونج اٹھا۔

"ڈونٹ بی سیریس یار۔ مہران صرف تمہارا ہے آئی ایم جسٹ فار جوکنگ۔" مریم کو شرمندہ دیکھ کر نیر نے فوراً اسے دلاسہ دیا۔

"ویسے آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ تم بھی اسی چکر میں اسی گروپ میں آئی تھیں۔" اب کے نیر عندیہ سے مخاطب ہوا۔

"پھر تو تم لوگوں کو مایوسی ہی ہوگی۔ مجھے عمران جیسے لڑکے کبھی پسند نہیں آئے کہ میں ان کے پیچھے پیچھے جاؤں۔" وہ یقین سے بولی۔

"اچھا جی! تو محترمہ کی پسند کیا ہے؟ بتانا پسند کریں گی؟" اب کے تحریر نے شرارت سے کہا کہ عندیہ نے شرما کر سر جھکا لیا۔

"ہوں..... دال میں کچھ کالا ہے۔" اب کے سبھی نے اندازہ لگایا۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں بس مجھے عمران جیسے لڑکے نہیں بلکہ تھوڑے تھوڑے اپنے حال سے غافل لڑکے پسند ہیں۔" اس نے پیچھا چھڑایا۔

"تو ہم عمران کو دیا بتا دیتے ہیں۔" اب کے نصیر بولا تو عندیہ جل گئی۔

"مجھے عمران پھر بھی پسند نہیں۔"

"تو پھر کون پسند ہے؟" اب کے نصیر شوخی سے بولا۔

"تم....." نصیر کا جواب عندیہ نے اسی کے انداز میں دیا تو نصیر کے ساتھ سب ہی ہنس پڑے۔

"اچھا جی!" نصیر اس بات کو مذاق ہی سمجھا اور بات کو مذاق میں اڑانا چاہا تو تحریر نے موقع سے فائدہ اٹھایا اور عندیہ کے پیچھے پڑ گیا۔

"عندیہ! سچ بتاؤ نہیں تو ہم سمجھیں گے تم ہمیں اپنا دوست نہیں سمجھتیں۔" تحریر بضد ہوا۔

"یار بتا دو! تمہیں معلوم ہے ہمارے گروپ میں کبھی اس قسم کی بات کسی نے نہیں چھپائی۔ سبھی کی دلچسپی سے کنج سٹ ہو چکی ہے۔" اب کے شیریں نے عندیہ کو بتایا۔

"یہ دلچسپی کون ہے؟" اس نے پوچھا۔

"سبھی کا فرسٹ کزن اور یہ جو محترمہ مریم صاحبہ ہیں نا اپنے عمران پر فدا ہیں۔ عمران جانتا ہے اور اسے لائک بھی کرتا ہے مگر انجوائے منٹ کے لیے اکثر دوسری لڑکیوں کا سہارا لیتا رہتا ہے جس پر مریم صاحبہ اکثر برہم رہتی ہیں اور یہ جو دانا اور شیریں ہیں یہ دونوں ہی اپنے کزنز سے انگیجڈ ہیں۔ نصیر ہی تو آٹھ سال یہاں نظر بھی نہیں آئے گی۔" تحریر نے اب کے مکمل کرا سے بتایا۔

"کیوں؟" وہ حیرت سے پوچھنے لگی۔

"اس لیے کہ نکاح کے بعد ان کی رفاقت اس ملک سے باہر ہو جاتی ہے۔"

"تم لوگوں نے اتنے دھماکے کر دیے ہیں اور مجھے اب بتا رہے ہو۔" عندیہ مصنوعی خفگی سے بولی۔

"تم نے بھی پوچھا نہیں اور ہمیں بھی بتانے کا موقع ہی نہ ملا مگر خیر اب پوچھ لیا نا۔"

"میں کیا بتاتی۔ میرا ایسا کوئی سلسلہ نہیں۔" عندیہ مسکرا کر بولی۔

"عندیہ! اب بات گول مت کرو آخر اتنے یقین سے تم عمران کو ناپسند کر رہی ہو تو اس کی کوئی تو وجہ ہوگی۔" شیریں نے یقین سے کہا کہ عندیہ مسکرا کر تحریر کی طرف دیکھنے لگی۔ تحریر بھی کہہ اٹھا۔

"عندیہ اب ہم سے کیا پردہ۔"

"یہ ہوں..... آں..... اں..... چھوڑو اور بتاؤ۔ ہو سکتا ہے تمہیں بھی ہماری ضرورت پڑ جائے۔" اب کے نصیر شرارت سے بولا کہ عندیہ نے بھی تھوڑی ہمت دکھائی اور بولی۔

"میں تو بتا چکی ہوں۔"

"کیا؟" نصیر نے پوری طرح اس کی طرف چہرہ کر کے پوچھا۔

"ابھی بتایا تو تھا جسے تم سب شاید مذاق سمجھے۔" عندیہ قدرے سنجیدگی سے نصیر کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تو سبھی نے کہا۔

"ہم بھول گئے ہیں۔ کیا کہا تھا غور نہیں کیا اب پھر بتاؤ۔"

"بھئی اس نے کہا تھا نصیر اسے پسند ہے۔" تحریر عندیہ کی گھبراہٹ محسوس کر کے خود ہی بول پڑا تو نصیر یکدم جیسے جھٹکا کھا گیا۔ وہ غیر یقینی سے بولا۔

"کیا.....؟"

"تحریم ٹھیک کہہ رہا ہے۔" عندیہ نے اب کے اعتماد سے کہا کہ کیسر نے پلٹ کر اسے گھور کر دیکھا اور باقی سب کی دبی دبی سی ہنسی نکل گئی۔ کیسر فیصلے سنا گیا۔

"مہران داور کو ہر صورت ہوئے ہونے چاہئیں۔" وہ سارا غصہ ان دونوں پر نکالتا ہوا بغیر کسی کا انتظار کیے کپڑے جھاڑتا ہوا چل پڑا۔ مہران اور داور اسے اتنے غصے میں دیکھ کر واپس پلٹ گئے اور ان تینوں کو جاتا دیکھ کر باقی سب بھی ہنس کھڑے ہوئے۔

مگر عندیہ سخت شرمندگی محسوس کر رہی تھی۔ اسے آہستہ آہستہ چلتا دیکھ کر تحریم اس کے قریب چلا آیا۔

"کیا ہوا کہیں؟"

"تحریم! میں نے کوئی غلط بات کہہ دی تھی کیا؟" وہ معصومیت سے پوچھ رہی تھی۔

"نہیں یار! ایسی کوئی بات نہیں۔" اس نے سمجھایا۔

"تو کیسر اس قدر موڈ آف کے ساتھ کیوں اٹھا؟"

"دراصل بات یہ ہے عندیہ! کیسر اس معاملے میں بے حد لاتعلق سا رہا ہے۔ وہ بظاہر اگر ان باتوں کو انجوائے کرتا ہے تو صرف مہران کے لیے۔ ذاتی طور پر اسے یہ سب باتیں بے معنی محسوس ہوتی ہیں۔"

"مگر تحریم! یہ باتیں بھی تو زندگی کے حصے ہوتی ہیں۔"

"وہ تو ٹھیک ہے مگر اس کے ساتھ ایک ٹریجڈی ہے عندیہ! کیسر کی فیملی میں کوئی مرد نہیں ہے آج تک کے فادر میں اور نہ ہی کوئی بھائی۔ ایک مما ہیں جو ایک اسکول چلاتی ہیں اور کیسر کی خواہش ہے کہ وہ جلد از جلد اپنی بہن کو ڈاکٹر بن کر دکھائے اور ساری عمر جو وہ جاب میں گزار چکی ہیں آرام سے اور اس خواہش کے آگے اس نے اپنے لیے ہر خواہش دبا کر رکھی ہے۔"

"مگر تحریم! میں اسے فوری تو کسی بات کے لیے فورس نہیں کر رہی۔ میرے لیے بھی یہ سب بہت مشکل ہے۔ تمہیں معلوم ہے ہماری فیملی میں تو کاسٹ سے باہر شادی بھی نہیں کرتے لیکن میری مما بھی بہت اچھی ہیں۔ میں نے کیسر سے متعلق انہیں سب کچھ بتا دیا ہے۔ مجھے خوشی تھی کہ کیسر کی کاسٹ بھی وہی ہے جو میری ہے۔"

"عندیہ! اگر کوئی اور معاملہ ہوتا تو میں پورے یقین سے کہتا کہ تمہیں کیسر ہاں نہیں کرے گا۔ میں اور کیسر بچپن سے ایک ساتھ ہی بڑھتے آئے ہیں۔ میرا اس سے اور اس کا مجھ سے کسی بات کا کوئی پردہ نہیں۔ لیکن اس معاملے میں تمہیں ابھی تھوڑا صبر سے کام لینا پڑے گا۔"

"تم یقین کر رہے ہو تحریم! میں کسی اس سے یا تم سے اس کی بے رخی کا گلہ نہیں کروں گی مگر وہ تھوڑی سی تو امید دلائے۔ معلوم نہیں تم میری بات سمجھ سکو گے کہ نہیں مگر اتنا ضرور کہوں گی تحریم! جب انسان دل سے پوری سچائی کے ساتھ کسی کو پسند کرنے لگے تو اسے بھلانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہوتا ہے کیوں کہ وہ شخص خون کی طرح آپ کے دل و دماغ بلکہ پورے جسم میں سرایت کر چکا ہوتا ہے۔" وہ قدرے بھیگی آواز میں بولی۔

"میری دعائیں بہن! ڈراوٹ کا انتظار کرو۔ اگر خدا کو منظور ہوا تو کیسر علی احمد کتنا ہی ضدی کیوں نہ ہو، ہار مان کر بھی وہ تمہارے آگے ایک دن ایک دن ہار ہی جائے گا۔" تحریم نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"خدا کرے ایسا ہی ہو تحریم! کیوں تو تم اپنی اس بہن کو کھو دو گے۔" وہ روہانسی ہوئی۔

"اچھا اب ایسی بے وقوفوں والی بات نہ کرنا۔ تم اب نارمل رہو، وہ وقتی طور پر بے حد غصے میں ہے لیکن تم اسی کام میں لگی رہنا۔"

"کس کام میں؟" وہ حیرت سے بولی۔

"تم سامنے بیٹھے رہو....." تحریم مسکرایا کہ عندیہ بھی مسکرا پڑی۔

❁❁❁

کسی کو چاہنا بھی ایک اہم اور مشکل مرحلہ ہوتا ہے مگر اتنا مشکل ہو گا یہ تو عندیہ نے سوچا بھی نہ تھا۔ اس کے نارمل رہنے کے باوجود کیسر پر اس کی کسی بات کا اثر نہ ہوا تھا۔ اب تو وہ عندیہ خانم کی موجودگی میں اکثر غائب ہی رہنے لگا تھا۔ آخر ایک دن مہران کو شک گزرا تو پوچھنے لگا۔

"تم لوگوں نے ایک بات محسوس کی ہے؟"

"کون سی بات؟" سب متوجہ ہوئے۔

"کیسر اور عندیہ آپس میں کوئی بات نہیں کرتے۔"

"او جناب کو اب خبر ہوئی ہے۔" شیریں نے ٹوکا کیا۔

"تو کیا تم لوگ واقف تھے پہلے سے ہی اس بات سے؟" وہ بولا۔

"اور نہیں تو کیا؟ ہم تمہاری طرح غائب دماغ نہیں رکھتے۔" مریم نے چڑایا۔

"نہایت خود غرض ہو تم لوگ، کسی نے مجھ کو بتایا ہی نہیں۔" وہ ناراض ہونے لگا۔

"کیا کرتے؟ عندیہ کو تو سمجھا دیا ہے مگر کیسر اس ناپاک پر بات بھی کرنا پسند نہیں کرتا۔" اب کے تحریم نے بتایا تو مہران غصے سے بولا۔

"کم بخت دونوں کو ہی درست کرتا ہوں۔"

"عندیہ تو کلاس اٹینڈ کرنے گئی ہے جب کہ کیسر معلوم نہیں کدھر ہے۔" یہی نے بتایا۔

"جاؤ ڈھونڈ کر لاؤ کیسر کو، میں ابھی کلاس لیتا ہوں۔" اور ابھی داور جانے ہی والا تھا کہ کیسر مسکراتا آتا دکھائی دیا۔

"یہ تم آج کل کدھر ہم ہوتے ہو۔" اس کے آتے ہی مہران نے پوچھا۔

"کہیں نہیں..... ادھر ہی ہوتا ہوں۔" وہ بے پروائی سے جواب دیتے ہوئے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یار تم نے عندیہ کو اس بارے کیوں کہا؟"

"میری مرضی۔" وہ بے نیازی سے بولا۔

"تو اب تم اس گروپ سے علیحدہ ہو گے ہو جو اپنی مرضی چلانے لگے۔" مہران کو بھی غصہ چڑھا۔

"پلیز یار! مجھ سے اس ٹاپک پر بات نہ کرو۔" وہ قدرے نرمی سے بولا۔

"کیوں نہ کروں؟ ہمیں پھنسوانے میں سب سے آگے اور اپنے پر وقت آیا تو جان بچانی جاری ہے۔"

"میں کوئی جان نہیں بچا رہا اور اطلاعاً عرض ہے کہ میں نے بھی اپنی مرضی سے تم کو کسی سے نہیں ملوایا۔ کسی نے راحیل کے لیے ہم سے کہا تو میں نے تم لوگوں کا ساتھ دیا۔ مریم نے میرے ترلے تم سے دل کی بات کہی تو اس کی ہیلپ کی۔ تم نے کسی لڑکی سے متعلق کہا تو تمہارے ساتھ چلا گیا۔ میں یہ سب ایک دوست کی خاطر کرتا تھا۔ تم لوگ بتاؤ کبھی اپنی مرضی میں نے تم لوگوں پر مسلط کی۔ اب میں تم لوگوں سے کہتا ہوں کہ تم لوگ اس معاملے سے دور رہو پلیز۔" وہ یکدم سنجیدہ ہوا تو تحریم بولا۔

"دیکھو کیسر تم جس طرح ہمارے دوست ہو اسی طرح اب عندیہ بھی ہماری فرینڈ بن چکی ہے۔ اس کی ہیلپ کرنا تو ہمارا فرض ہے بنتا ہے۔"

"ایسی صورت میں تم لوگ دونوں کو ہی ان کے حال پر چھوڑ دو تو بہتر ہے۔" وہ قدرے نرمی سے بولا۔

"کم....."

"پلیز شیریں! اس موضوع کو بند کرو میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں جو اس قسم کا ریسپانس افورڈ کر سکوں۔" کیسر لاجار گی سے بولا۔

"لیکن کیسر! اب نہیں۔ ساری عمر تو ایسے نہیں رہو گے۔ اب کے تحریم نے اسے منانا چاہا۔

"قاتل بسمل کے بعد میں باہر جانا چاہتا ہوں گا۔ وہاں مجھے کتنا عرصہ لگ جائے یہ میں ابھی خود بھی نہیں جانتا تو عندیہ کو میں کس آس پر بٹھائے رکھوں گا اور ان کیس اگر اس دوران اماں میری کہیں شادی طے کر دیتی ہیں تو میں ان کا دل نہیں توڑ سکتا۔"

"تو اس کا مطلب ہے کہ تمہیں عندیہ ہی پسند نہیں ہے۔"

"عندیہ بے حد اچھی اور خوب صورت لڑکی ہے۔ مگر میں اپنی آس پر اسے ساری عمر گوارہ نہیں بٹھا سکتا۔ بہتر وہ چار بھائیوں کی اکلوتی بہن ہے اور ان کی خواہش ہو گی کہ وہ جلد از جلد اس کے فرض سے فارغ ہوں اور میں جلد از جلد بھی پانچ چھ سال سے پہلے شادی نہیں کر سکتا۔ سو میری بجائے اگر تم لوگ اسے سمجھاؤ تو

زیادہ بہتر ہے۔"

"لیکن اگر وہ تمہاری آس پر بیٹھنا چاہے تو۔" تمریز ایک بار پھر عندیہ کی حمایت میں بولا۔

"کیا اسفند یار سے تعلق سے تم لوگوں کی۔ میں نے کہا ناں کہ میں دماغ پر اس وقت کسی قسم کا بوجھ نہیں لینا چاہتا۔ میں اس وقت صرف پڑھنا چاہتا ہوں۔ کچھ بننا چاہتا ہوں۔ سو پلیز مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔" وہ سخت بیزاری سے بولا۔

"مگر نمیر۔۔۔" اور ابھی تمریز اپنی بات کو دوبارہ شروع کرنے ہی جا رہا تھا کہ عندیہ اور مریم گم کٹا دیکھ کر خاموش ہو گیا جب کہ نمیر پانی پینے کے بہانے کھسک گیا۔

❁❁❁

فائنل سمسٹر شروع ہونے والے تھے مگر عندیہ کا دل کسی طرف نہ لگ رہا تھا جانکہ فرسٹ سمسٹر میں اس نے کافی اچھی پوزیشن پائی تھی مگر اب کی بار نمیر علی احمد کی بے رخی نے کسی بھی طرف اس کے دل کو مائل ہی نہ ہونے دیا تھا۔ اپنی اس بے چینی کا ذکر اس نے ایک دن تمریز سے کر ہی دیا۔

"معلوم نہیں تمریز مجھے کیا ہوتا جا رہا ہے۔ کسی طرف دھیان ہی نہیں لگ رہا حتیٰ کہ جو پڑھتی ہوں بھول جاتی ہوں۔"

"بی بی زی عندیہ۔ تم سب کچھ بھول بھال کر اس وقت صرف اور صرف پڑھائی کی طرف دھیان دو۔" اس نے پیار سے سمجھایا۔

"میں بھی یہی چاہتی ہوں لیکن تمریز نمیر کا رویہ مجھے بہت دکھی کرتا ہے۔ اس نے تو مجھے ایسے نظر انداز کیا ہے کہ جیسے میں اب اس کی دوست بھی نہیں رہی۔" وہ تڑپ کر بولی۔

"ایسی بات نہیں عندیہ۔ وہ تمہیں کسی ایسی آس میں نہیں رکھنا چاہتا کہ جس کا اچھی خود اسے بھی معلوم نہیں کہ پوری کر پائے گا کہ نہیں۔" اور یوں اس نے نمیر کی ساری بات اسے بتا دی۔

"اور اگر مجھے کچھ ہو گیا تو تب کیا میرے بھائیوں کو دکھ نہیں ہوگا۔" نمیر کی باتیں سننے کے بعد وہ بولی۔

"تم ایسی بات کیوں سوچتی ہو۔ تمہیں کہا تھا ناں خدا پر چھوڑ دو۔ وہ ضرور بہتری کرے گا۔" وہ سمجھانے لگا۔

"تمریز! مجھے ایسے لگتا ہے کہ اگر نمیر نہ ملا تو میں ساری عمر کسی اور کا ساتھ قبول نہیں کر پاؤں گی۔" وہ یقین سے بولی۔

"تری بات عندیہ! جذبات میں آ کر کوئی فیصلہ نہیں کرتے۔ ہاں تم ایک بار خود کیوں نہیں نمیر سے بات کر لیتیں۔" اس نے مشورہ دیا۔

"اس کے غصے سے ڈرتی ہوں اور ان لفظوں سے ڈرتی ہوں جو وہ غصے میں آ کر کہے گا۔ اگر کوئی ایسا جملہ بول دیا کہ مجھے اپنی ہی ذات سے نفرت ہو گئی تو۔۔۔؟" اس نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

"میرا نہیں خیال کہ وہ ایسا کچھ کہے۔ بہر حال ایک دفعہ لڑائی کر کے دیکھ تو سہی تاکہ تمہارے دماغ سے بھی بوجھ اترے اور تم بھی اپنی پڑھائی کو ٹھیک سے فوکس کر سکو۔"

"اور اگر میں نے کچھ ایسا ویسا کہہ ڈالا تو پھر؟" وہ مطمئن نہ ہو پا رہی تھی۔

"وہ کوئی بھوت نہیں ہے فرینڈلی بات کرنا۔ آئی ہوپ۔ جو وہ تمہیں نظر انداز کر رہا ہے ہو سکتا ہے اس کی وجہ یہ بھی ہو کہ وہ بھی تمہیں چاہتا ہو مگر اپنے حالات کے باعث ابھی تم سے کوئی وعدہ نہ کرنا چاہتا ہو۔" تمریز نے خیال ظاہر کیا۔

"کاش ایسا ہی ہو۔" وہ آہستگی سے بولی۔

"وعدہ رہا ہے تم سے بات کرو۔ اس وقت کوئی بے بھی نہیں ہیں بھی چلتا ہوں۔" نمیر کو آتا دیکھ کر تمریز اٹھتے ہوئے بولا۔

"نہیں تمریز! تم مت جاؤ۔ تمہیں جاتا دیکھ کر وہ بھی نہیں رکے گا۔"

"لو کے مگر اب بات کر لینا۔ گھبرانا نہیں۔" وہ ہلکی پھلکی پر آ بیٹھا۔ نمیر کو یاد کی سیڑھیاں عبور کرتا ان

قریب آ گیا۔

"باقی سب کدھر ہیں؟" وہ عندیہ کو نظر انداز کیے تمریز سے گویا ہوا۔

"کنٹین تک گئے ہیں آتے ہی ہوں گے۔" تمریز نے کہا تو وہ اس کے قریب ہی چیئر پر بیٹھ گیا۔

عندیہ کچھ گھبرائی تو تمریز نے اشاروں سے اس کی ہمت بندھائی اور تمریز سے حوصلہ پاتے ہی اس نے بات شروع کرنے کے لیے نمیر کی طرف دیکھا جس نے آج بلیک جینز پر وائٹ اینڈ بلیک گلر کی لانگ والی شرٹ پہن رکھی تھی اور بال کچھ بکھرے بکھرے سنوارے اس کے حسین چہرے کو مزید دلکش بنا رہے تھے۔ عندیہ اس کے سراپے میں کھو سی گئی۔ نمیر نے جیسے ہی اسے اپنی طرف متوجہ دیکھا تو فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔ عندیہ کو بھی ہوش آیا اور جھٹ بولی۔

"نمیر! میں تم سے ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔"

"ہوں۔۔۔ کہو۔۔۔ مگر جلدی مجھے لائبریری جانا ہے۔" وہ بے پروائی سے بولا۔

"بیٹھ کر سن لو تو بہتر ہے۔" وہ اسے اب تک کھڑا دیکھ کر بولی۔

"او۔۔۔ اب بولو۔" وہ کرسی گھما کر اپنے آگے رکھے ہوئے بیٹھ گیا تو وہ ٹھہر ٹھہر اتے ہوئے پھر بولی۔

"نمیر کیا۔۔۔ کیا کسی کو لائیک کرنا غلط بات ہے؟"

"نہیں تو۔"

"تو۔۔۔ تو پھر تم نے۔۔۔؟" وہ ہچکچائی۔

"آئی نو عندیہ کہ تم کیا کہنا چاہ رہی ہو مگر میری ایک نصیحت ہے کہ اگر کسی کو لائیک کرو تو یہ تمہارا معاملہ ہے مگر دوسرے سے بھی امید رکھو محبت کرو مگر اتنی نہیں کہ دوسرے کو مصیبت لگنے لگے۔ اس چاہت کا اپنا کیف ہے بغیر کہے ہی ایک دوسرے سے ہو جاتی ہے۔ بہ نسبت اس چاہت کے۔ وہ بڑے نرم لہجے میں اسے شرمندہ کرتے ہوئے چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی عندیہ کی آنکھیں بھیگ گئیں۔ وہ تیزی سے اٹھی اور اپنا بیگ

پکڑتے ہوئے تمریز سے بولی۔

"تمریز! میں گھر جا رہی ہوں سب پوچھیں تو بتا دینا طبیعت خراب تھی مگر پلیز اس بات کا ذکر کبھی مت کرنا۔"

"مگر عندیہ۔۔۔" تمریز نے روکنا چاہا۔

"پلیز تمریز! میں اب نمیر کا سامنا نہیں کر سکتی۔ پلیز۔" وہ آنکھیں صاف کرتی ہوئی کوریڈور سے نیچے اتر گئی۔ تمریز بے بسی سے اسے جاتا دیکھتا رہ گیا۔

پھر ایک ہفتہ بیت گیا مگر عندیہ خانم نے کالج کا رخ نہ کیا۔ سب پریشان ہوئے۔

"ہمیں معلوم کرنا چاہیے آخر فائنل سمسٹر شروع ہونے والا ہے۔" مہران نے کہا۔

"مگر اس نے کسی کو اپنا ایڈریس بھی تو نہیں دیا۔" سیمی نے بتایا۔

"شیریں سے پوچھو اس کے پاس شاید اس کا فون نمبر ہو۔" تمریز نے کہا تو سب شیریں کو باتیں دینے لگے جو دور بیٹھی اپنے نوٹس مکمل کر رہی تھی۔

"کیا ہے بھئی؟" وہ نوٹ بک بند کر کے قریب آئی۔

"تمہارے پاس عندیہ خانم کا ایڈریس ہے۔" تمریز نے پوچھا۔

"نہیں فون نمبر ہے۔ کیوں؟"

"بھئی وہ کیوں نہیں آ رہی، ہمیں معلوم کرنا چاہیے۔ فائنل سمسٹر سر پر آ رہے ہیں۔" مہران نے ڈانٹنے کے سے انداز میں کہا۔

"اس کی چند دنوں کی چھٹی کی درخواست آئی تھی میں بتانا بھول گئی تم لوگوں کو۔"

"لیکن فون کر کے ہمیں حال تو پوچھنا چاہیے۔" مریم نے مشورہ دیا۔

"میں نے فون کیا تھا۔ اس کی بھابھی نے کہا کہ وہ اس کنڈیشن میں نہیں کہ فون پر بات کر سکے۔" اس کے کہنے پر سب ہی کی نگاہیں سے نمیر کی طرف دیکھنے لگے اور سب کو یوں اپنے پر متوجہ دیکھ کر وہ بوکھلا گیا۔

"میرا خیال ہے کہ ایک بار ہی جب وہ پیپرز دینے

آئے گی تبھی حال چال بھی پوچھ لیں گے۔ فی الحال کلاس لینے چلتے ہیں۔" اس نے بات ختم کرنا چاہی اور سب بغیر کچھ کہے اپنی اپنی کلاسز میں چلے گئے۔

فائنل سمسٹر کی ڈیٹ شیٹ لگے بھی کافی دن گزر گئے لیکن عندیہ خانم کالج نہ آئی۔ صبح صبح مریم اور داؤد مہران سے کہنے لگے۔

"مہران! کچھ کرو..... عندیہ ابھی تک نہیں آئی۔ اب تو اس کی ایڈمٹ کی بھی ڈیٹ ہو چکی ہے۔"

"ہاں میں بھی یہی سوچ رہا تھا کہ شیریں سے اس کا فون نمبر لے کر میں اس کی بھابھی سے بات کروں۔"

"تم نہیں 'شیریں' آجائے اسی سے کہنا۔ تمہیں یاد نہیں عندیہ نے کہا تھا کہ تم چاروں میں سے کوئی میرے گھر فون نہ کرنے بھائی ناراض ہوں گے۔" سمی نے بتایا تو داؤد جھٹ بولا۔

"نمیرا اگر تم کرو تو....."

"شٹ اپ داؤد! تم جب بھی بولا کرو الٹا ہی بولا کرو۔" نمیرا نے ڈانٹا تو پھر حیرت سے بھی کہا۔

"ہاں نمیرا تمہارے متعلق تو اس کی بھابھی سب جانتی ہیں۔"

"حیرت! یار اب وہ اگر سنجیدہ ہی ہے اور میں اسے پھر نواز الازہ سیل۔"

"لیکن....." ابھی حیرت بات کرنے ہی والا تھا کہ سامنے سے شیریں کو ہاتھ کے اشارے سے آتا دیکھ کر سمی نے سب کی توجہ اس کی طرف مبذول کروائی۔

"یہ شیریں کو کیا ہو گیا ہے؟"

"میرا خیال ہے کہ آج اس کی دین کو کنڈیکٹ کرایا ہوگا۔" داؤد شوخی سے بولا۔ شیریں جیسے ہی قریب آئی تو مہران نے پوچھا۔

"کیا ہوا ہے اتنی تم وائیں کیوں اڑی ہوئی ہیں۔ کوئی پیچھے تو نہیں لگ گیا حیرت؟"

"اوہ..... وہ....." وہ کچھ کہنے کی آواز میں بتانے لگی کہ نمیرا بولا۔

"پہلے اپنی سانسیں درست کرو پھر بولنا۔"

"وہ..... وہ نمیرا..... نمیرا عندیہ کی ذمہ داری ہو گئی۔"

"کیا..... کیا بکواس کر رہی ہو؟" حیرت نے اسے جھنجوڑتے ہوئے کہا۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں آج صبح ڈیٹ شیٹ کا بتانے کے لیے اسے فون کیا تو اس کی بھابھی نے بتایا کہ پرسوں اچانک..... اس کے ساتھ ہی شیریں رونے لگی۔ سمی اور مریم بھی ضبط نہ کر سکیں۔

حیرت تو سنتے ہی کرسی پر ڈھے گیا۔ مہران اور داؤد کی بھی آنکھیں نم ہو گئیں جب کہ نمیرا علی احمد سر پکڑ کر رہ گیا۔ اسے کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے رونے پیٹنے یا ضبط کرے۔

وہ کیسے مری' کیوں مری اور اسے کس نے مارا یہ جانتے ہوئے بھی سب انجان بن گئے۔

❁❁❁

گروپ میں پہلے جیسی چہک دمک' چہل پہل' رونق میلہ سب معدوم ہو کر رہ گیا۔ ایسا لگتا کہ جیسے سب مجبوری کے تحت کالج آتے ہوں۔ ایک دو رسمی جملوں کے علاوہ کوئی بات ہو ہی نہ پاتی۔ نمیرا علی احمد سب سے زیادہ ڈسٹرب نظر آرہا تھا۔ فارغ اوقات میں بھی اکثر کھویا ہوا سا دکھائی دیتا۔ اس کی بے چینی اور بیقراری کو سب محسوس کرنے کے باوجود نظر انداز کیے ہوئے تھے کہ ساتھ ہی کچھ ایام تغافل کے چہرے بھی لگا گئے تھے۔

ایگزیمز جس خاموشی سے آئے اور اسی خاموشی سے گزر گئے۔ وہ جوش و ولولہ جو اکثر امتحانوں میں اس گروپ میں نظر آتا تھا سب ختم ہو کر رہ گیا تھا۔ آدابی الصرد کی سے ان گزرتے رہے اور عندیہ خانم یاد آتی رہی۔

آج کالج میں کانووکیشن تھا۔ سب نے ہی نمایاں نمبروں سے کامیابی حاصل کی تھی مگر کسی کے چہرے پر کسی قسم کی خوشی کا کوئی تاثر نہ اُبھر پایا تھا بلکہ سبھی کا زیادہ وہم رکھنے کو بھی جی نہ چاہ رہا تھا۔ سمی اور داؤد تو فنکشن ختم ہوتے ہی نکل گئے۔ مہران اور مریم نے بھی جانے کی کوشش کی' شیریں بھی سب کی طرح رسمی الوداعی جملے بول کر جا چکی تھی جب کہ حیرت' نمیرا کے لیے ابھی رکا ہوا تھا۔ وہ اس کے اکیلے پن کو اس وقت بہت شدت سے محسوس کر رہا تھا۔

"حیرت! ایک بار اپنی مخصوص جگہ پر چلیں۔" نمیرا نے پوچھا۔

"کیوں نہیں' میرا بھی دل چاہ رہا تھا۔" اس نے فوراً ہامی بھری۔ دھیرے دھیرے قدم بڑھاتے دونوں گراؤنڈ کی اس مخصوص جگہ پر بیٹھ گئے جہاں کبھی یہ گروپ ہنستا' مسکراتا' شوخیاں بکھیرتا نظر آتا تھا۔

نمیرا وہیں ایک کرسی پر بیٹھ گیا جہاں چنتا ہوا کوئی ایک پچھتاوے کی طرح یاد آرہا تھا اور سب سے زیادہ وہ ہستی جسے کھو دینے کا دکھ اسے ہر وہم ہی کیے ہوئے تھا۔

"نمیرا کیا سوچ رہے ہو؟" حیرت نے اسے کھویا ہوا دیکھا تو پوچھ ڈالا۔

"حیرت! آج مجھے عندیہ بے حد یاد آرہی ہے۔" وہ بچوں کی طرح چہرہ ہاتھوں میں چھپائے رو دیا۔ حیرت کی بھی آنکھیں بھر آئیں۔

"پتا نہیں نمیرا اب تمہیں یہ سب کہنا چاہیے تھا یا نہیں لیکن ان لمحوں سے جسے تم زندگی دے سکتے تھے وہ تو ہم سب سے جدا ہو گئی۔"

"میں کیا کرتا حیرت' کس آس پر میں اسے کوئی امید دلاتا۔ کس بندھن میں بندھ جانے کے وعدے کرتا۔ اگلا سفر تو مجھے خوشیوں معلوم تھا کہ میرا کیا ہوگا۔"

"نمیرا تم اسے تھوڑی سی کوئی امید تو دیتے۔ وہ تو تمہیں اتنا چاہتی تھی کہ خود اس کے پاس بھی الفاظ نہ تھے اظہار کے لیے شاید ہم لوگوں کو عادت ہے کہ کھوئی ہوئی چیز کی قدر کرتے ہیں اور جو پاس ہوتا ہے....."

"پلیز حیرت' تم تو مجھے غلط مت سمجھو۔ مجھے کیا خبر تھی کہ وہ جو ان میرے سمجھانے کو اس قدر دل پر لگائے گی۔" وہ زچ ہو کر بولا۔

"کیا تمہیں عندیہ خانم سے کبھی محبت نہیں ہوئی تھی نمیرا؟"

"میں نے دل پر تالے لگا رکھے تھے حیرت' میں ابھی کسی قسم کے بندھن میں بندھ کر اس کا خواب ادھورا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔"

"لیکن تم دونوں ایک ہی فیلڈ میں تھے' تم یہ خواب عندیہ کے ساتھ بھی تو مکمل کر سکتے تھے۔"

"مجھے ایسا ممکن نہیں لگتا تھا۔" حیرت کی گاڑی کا بارن بجا تو نمیرا خاموش ہو گیا۔

"تم نہیں چلو گے۔" حیرت اٹھتے ہوئے بولا۔

"نہیں ابھی رکنے کو دل چاہ رہا ہے۔ کل تو ویسے بھی اس ملک سے ہی چلے جانا ہے۔"

"تم کہو تو میں بھی رک جاؤں؟"

"نہیں نہیں تم جاؤ۔ تمہارے سسر کو بھی تو آج آنا ہے کم سے کم تمہارا انتظار کر رہے ہوں گے۔" وہ خوش گواری سے اس کے گلے لگتے ہوئے بولا۔

"نمیرا اب واپس آؤ تو مجھے ضرور بتانا۔ انتظار رہے گا۔" حیرت نم آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔ "نمیر بھول جاؤ اسے' جو ہو گیا سو ہو گیا مگر اب کوئی عندیہ خانم جیسی لڑکی ملے تو اسے اپنے کسی غلط فیصلے کے آگے مت جھکا دینا۔"

"کوشش کروں گا حیرت' ویسے اب تو عندیہ کو بھلانا ہی مشکل لگتا ہے۔" نمیرا دھیرے سے بولا۔ حیرت سوائے اسے دیکھتے رہنے کے کچھ نہ کہہ سکا اور اسے خدا حافظ کہتا چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی نمیرا بھی اٹھا۔ واپس ہیسٹر پر آبیٹھا جہاں وہ تھا تنہائی تھی اور عندیہ خانم کی پرچھائیں تھی۔

❁❁❁

زندگی تو ہم ہی ملنے اور بچھڑنے کا ہے۔ انسان دنیا میں کتنے ہی لوگوں سے ملتا ہے اور کتنے ہی لوگوں سے مل کر بچھڑ جاتا ہے مگر کچھ قریب رہ کر بھی یاد نہیں رہتے اور کچھ بچھڑ کر بھی دل کے پاس رہتے ہیں۔

پورے دس سال بعد اپنے ملک پاکستان واپس آیا

تھا۔ بچ بچ ویسی ہی ویسی ہی دکھائی دے رہی تھی اور عندیہ خانم بھی عکس آج بھی اسی دن کی طرح اس کے دل اور دماغ میں مقید تھا اور اسی عکس نے اسے امریکہ جیسے ایڈوانس ملک میں بھی چین سے جینے نہ دیا تھا۔ وہ اب مستقل طور پر پاکستان واپس لوٹ آیا تھا اور اسی مصروفیت میں آئے اسے ایک ہفتہ بیت گیا اور وہ تحریر سے نہ مل سکا۔

آج پہلی فرصت میں ہی تحریر کے ہوسٹل کا پتا معلوم کر کے سیدھا اس سے ملنے چلا آیا۔

"جی مجھے ڈاکٹر تحریر سے ملنا ہے۔" کاؤنٹر پر اس نے اپنا کارڈ دیتے ہوئے کہا۔

"جی وہ اوپر ہیں آپ یہاں سے بائیں ان کے روم میں تشریف لے جائیں۔" ریپشنسٹ نے خوش اخلاقی سے جواب دیا۔

اور ابھی وہ کمرے کا ٹھیک سے جائزہ بھی نہ لے پایا تھا کہ پیچھے سے کسی نے زور دار آواز میں پکارا۔

"تم کب آئے نمیر..... یار تمہارا تو مجھے پچھلے کئی سالوں سے انتظار تھا۔" وہ بڑی گرم جوشی سے اس کے گلے لگا۔ نمیر بھی اسی تپاک سے ملا۔

"وہ چار دن ہوئے آیا ہوں۔ تمہارا ایڈریس معلوم کرنے میں دیر ہوگئی۔" وہ جنیئر بیٹھتے ہوئے بتانے لگا۔

"کیا کرتے رہے اتنے عرصے؟ تم تو کوئی اتا پتا بھی نہ چھوڑ کے گئے۔" اس نے گلہ کیا۔

"مجھے بھی افسوس ہے کہ میں کوئی رابطہ بھی نہ رکھ سکا تم سب سے۔" وہ شرمندہ ہوا۔

"میں نے تم سے رابطہ کرنے کی بہت کوشش کی مگر تم تو جیسے کہ ہمیں سال لگا آئے۔"

"دراصل معاملہ ہی ذرا ہٹ کے اچانک۔" وہ شرمندہ ہوا۔

"گو سوری۔ کب کیسے ہوا سب؟" تحریر افسوس کرنے لگا۔

"بس اچانک ہی ایک دن ہارٹ فیل ہوگیا۔ تم سناؤ باقی سب سے ملاقات ہوتی رہتی ہے کہ نہیں۔"

"باقی سب سے بھی ملاقات رہتی ہے مگر ایک اہم خبر جو تمہیں پچھلے دس سال سے دینے کے لیے بے چین ہوں پہلے وہ تو سنو۔" اس نے تجسس بڑھایا۔

"کیسی کیا خبر ہے؟" وہ بھی متجسس ہوا۔

"نمیر! عندیہ خانم زندہ ہے۔"

"کیا.....؟" وہ حیرت سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہاں۔ مگر مزید کچھ پوچھنا بلکہ تمہیں ایک خط دیتا ہوں، وہی تمہیں سب کچھ سمجھا دے گا۔" وہ اٹھا اور لائبریری سے ایک لفافہ سا لیا لفافہ ہاتھ سے جھاڑتا ہوا اس کے اندر سے سفید کاغذ نکال کر نمیر کی طرف بڑھایا۔

"یہ کیا ہے؟" نمیر حیرت سے پوچھنے لگا۔

"یہ وہ خط ہے نمیر جو تمہارے جانے کے کچھ ہی عرصے بعد مجھے ملا۔ باقی تم خود ہی جو کچھ جاننا چاہو گے۔" نمیر نے پہلی پہلی آنکھوں سے ایک نظر خط پر اور دوسری نظر تحریر پر ڈالی اور پھر خط کھول کر پڑھنے لگا۔

"ڈیئر فرینڈ تحریر!

سدا خوش رہو۔

میرے خط نے یقیناً تمہیں چونکا دیا ہوگا۔ تم بھی سوچتے ہوگے کہ مرے ہے کب سے خط لکھنے لگے مگر میں اپنے مردہ وجود سے نہیں بلکہ پوری ہوش مندی سے یہ خط لکھ رہی ہوں۔ تحریر! یہ خبر دینا تو نہیں چاہتی تھی مگر اس کے سوا کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ تم سب میں سے کسی ایک سے بھی تعلق رکھتی تو نمیر کو بھلانا مشکل ہو جاتا اور آج جب کہ تم لوگ اس کا پتا کھوج کر بلا رہے ہو، اور نمیر بھی اب یہاں نہیں تو سوچا تمہیں اپنی زندگی کی خبر دے دوں مگر یقین کرو تحریر! مرتو میں اسی دن گئی تھی جس دن نمیر نے بے حد اخلاق کے ساتھ مجھے ٹھکرایا تھا۔ ٹھکرائے جانے کا تصور کس قدر اذیت پہنچاتا ہے یہ تم نہیں سمجھ سکو گے۔ بڑی مشکل سے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی بلکہ یہ سمجھو یہ تصویر جو تمہیں یہاں کے بہانے سے ایک جیتے جاگتے دل اب بھی نمیر علی احمد کے نام سے دھڑکتا ہے اور سانسیں اب بھی اس کو یاد کر کے بے ترتیب ہو جاتی ہیں۔ وقت اور حالات ہنستا بستا گھر میرے خوابوں پر مرہم رکھ دیں گے

جو فیصلہ میں نے کبھی بغیر سوچے سمجھے کیا تھا۔ میں آج بھی تحریر! اسی فیصلے پر قائم ہوں۔ نمیر کے علاوہ میری زندگی کی شریک کو سنبھالنا۔ اسے اس کی منزل مبارک ہو۔

خود کو سنبھالنے میں کامیاب ہو گئی ہوں مگر اسے بھلانے میں نہیں۔ ہو سکے تو مجھ سے ضرور ملانا۔

تمہاری فرینڈ

عندیہ خانم

اسے چاہا تھا ہم نے اے دوست
جو جانتا نہ تھا چاہت کا مفہوم

"اووہ..... تو کیا عندیہ خانم نے جھوٹ بولا تھا۔" اس نے پریشانی سے تحریر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جھوٹ نہیں نمیر، فریب کا راستہ اختیار تھا اور اب اسی ہوسپٹل کے سرجیکل وارڈ میں ہوتی ہے۔"

"اووہ میرے خدا۔" وہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ تحریر بولا۔

"بلاؤں۔ ملنا پسند کرو گے؟" اور اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا۔ تحریر نے گیٹ کیپر سے کہہ کر ڈاکٹر عندیہ خانم کو بلا بھیجا۔

"ویلکم نمیر! میں اس کے متعلق اور بھی بہت سی باتیں جاننا ہوں مگر میں چاہتا ہوں کہ تم دونوں خود اپنے گزرے ہوئے کل کی باتیں ایک دوسرے کو سناؤ۔" تھوڑے توقف کے بعد وہ پھر بولا۔ "اور ہاں اس تصویر میں جو تم اس کے ساتھ پکڑ دیکھ رہے ہو، اس کے متعلق بھی وہ خود ہی بتائے گی۔"

"مگر اس نے مجھی طریقہ کیوں استعمال کیا تحریر؟"

"یہ تم اس سے پوچھنا۔ میں اس وقت تمہاری کسی بات کا جواب نہ دے سکوں گا۔"

"تحریر! تم نے مجھے بلایا تھا۔" ایک دم ہی عندیہ خانم اندر داخل ہوتے ہوئے بولی تو سامنے کھڑا شناسا صورت

ٹھہریئے اپنی ناک کا آپریشن کرانے سے پہلے

جدید ہومیو پیتھک سائنسی تحقیق اور تجربہ سے تیار کردہ اچانک زود اثر دوا

NARICOL TABLET

ایک ہفتہ ضرور استعمال کر کے دیکھیں انشاء اللہ شفا ہوگی

نزلہ و زکام ہو یا الرجک یا موسمی تبدیلیوں سے ناک کی ہڈی یا گوشت کے بڑھنے سے ہو، سر درد مستقل ہو ناک بند ہو یا سانس لینے میں دشواری کیلئے مجرب دوا ہے۔

اسٹاکسٹ:-

ایک دوا کا کورس 180 روپے مع پیکنگ VP پارسل منگوانے کیلئے طلبگار

ہومیو ڈاکٹر شوکت علی ہاؤس نمبر 2، SC-19 بلاک 14 فیڈرل بی ایریا کراچی 75950 فون: 6647312 موبائل: 0300-9229413

E-mail: hdr_shoukatali@hotmail.com

دیکھ کر لٹک گئی۔ لمحے سمٹ کر رہ گئے۔ گھڑیاں تھم گئیں۔ سانس رکنے لگیں۔ دل کی دھڑکن تیز سے تیز ہوگئی۔

پھیلی پر بلکہ ہلکے سفید بال بکھرا بکھرا تاثر۔ محسم رنگت پہلے سے بھی گہری سانولی، مٹی مٹی سی۔ مگر یہ چہرہ کالے سوٹ میں ملبوس وہ پہلے سے بھی زیادہ دلکش و جاذب نظر ہوگیا تھا۔ دل نے گواہی دی۔ "یہ ہیں" ہاں وہی ہے جس کے انتظار میں وہ برسوں سے بیٹھی تھی۔ "وہ" جس کی خوشی سے اچھلنے لگیں۔ یقین و بے یقینی کے عالم میں کرنے کو کچھ کہ پاس پڑی کرسی کا سہارا لیا۔

"تم لوگ باتیں کرو، میں ابھی آتا ہوں۔" تمریز نے کھسکنا ہی مناسب سمجھا اور وہ بھی تب تک جب کی سے عندیہ خانم کو ہی دیکھے جارہا تھا۔ کسی قسم کی خوشی اس کے چہرے سے عیاں نہ ہو رہی تھی تو غرض یہ نے سکوت توڑا۔

"کیسے ہو نمیر؟ کب آئے؟" اس کی بات پر نمیر نے اسے گھورا اور پھر کہی سے بولا۔

"کیوں کیا تم نے عندیہ بتایا۔ کیا پوچھتی تھیں تم۔ کیا بتایا تم نے ایسا کہ کے؟"

"تم خود سے پوچھو نمیر ایسا میں نے خود کیا یا تم نے مجھے مجبور کیا۔" وہ دھیرے سے بولی۔

"واٹ ایڈیٹ۔ میں نے تمہیں کیا کہا تھا کہ تم اپنے مرنے کی خبر دو تم جانتی ہو تم نے یہاں آکر کے کتنا رکیا ہے میرے ساتھ۔ میرے کتنے دن کتنی راتیں تم نے عذاب بنا ڈالیں۔ تم ہر ہر میری میری ماما کی چوٹ کر کمینٹ عندیہ چاہ کر کمینٹ۔" وہ چیخ اٹھا۔

"میں ..... میں نے کھبرا کر اس کی طرف دیکھا۔

"جانتی ہو تمہاری وجہ سے میری ماما مر گئیں۔ کتنی خواہش تھی انہیں میری شادی کی مگر میں ..... مگر میں خود کو تمہارا مجرم سمجھتا رہا قاتل سمجھتا رہا خود کو مگر قتل تو تم نے کیا ہے میری ماما کا میرے خیالوں کا میری مسکراہٹوں کا۔ سب کچھ ختم کر ڈالا ہے تم نے سب کچھ۔" وہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

"میں تم سے کوئی شکایت تو نہیں کر رہی۔" وہ سہمی آواز میں بولی۔

"شکایت تم مجھ سے کیا شکایت کرو گی۔ شکایتیں تو مجھے ہیں۔ تمہارے ایک جھوٹ نے میری زندگی برباد کر کے رکھ دی اور خود تم آباد ہو۔ تمہیں تو منزل مل گئی مگر مجھے تو بھٹکنا چھوڑ گئیں۔ کچھ بھی تو نہیں رہا میرے پاس۔ اب تو وہ احساس بھی ختم ہو گیا جو بھی تم سے وابستہ تھا۔" وہ تصویر اس کی طرف پھینکتے ہوئے بولا جب کہ عندیہ مجرموں کی طرح اس کے سامنے سر جھکائے کھڑی رہی۔

"سب کچھ بکھر گیا۔ کتنی مشکل سے خود کو سمیٹا تھا مگر تم نے ..... کاش کہ تم میرے سامنے نہ آتیں۔ تم سچ مچ مر گئی ہوتیں عندیہ۔ میں واپس نہ آتا تو اچھا تھا۔ تم تو زندگی کو ان رشتوں میں بہلا لیتی مگر میرے پاس تو اب جینے کا بہانہ بھی نہیں رہا۔" وہ کرب سے بڑبڑانے لگا۔ عندیہ خانم بکھرے بکھرے چپ چاپ کمرے سے باہر نکل گئی۔ اسے یوں جاتا دیکھ کر تمریز جلدی سے کمرے میں گیا۔

"یہ تم نے کیا کیا نمیر ایسا ضروری تھا عندیہ کو کیوں دیتے ہو۔"

"تم نہیں جانتے تمریز کتنے عذاب سے گزرتا رہا ہوں۔ خود سے نظریں ہو گئی تھی مجھے کہ ایک معصوم سی لڑکی کو اپنی ذرا سی خواہش کے آگے قربان کر دیا۔ کتنا رو اٹھے گا خود جو اپنا۔" وہ بچھ گیا۔

"اپنے دل کا تو سارا بوجھ تم نے اتار دیا مگر اسے تم نے کچھ کہنے کا موقع نہیں دیا۔" "آپ کے تمریز نے ڈانٹا۔

"اس تصویر نے سب کچھ سمجھا دیا ہیں اس سے کیا پوچھتا۔"

"یہ تصویر ..... یہ تصویر نمیر علی احمد تم نے اس کی گود میں ایک چھوٹے سے بچے کو دیکھ کر یہ یقین کر لیا کہ وہ خوش ہے۔ یہ تم نے اس سے نہیں پوچھا کہ وہ خوش ہے بھی کہ نہیں۔"

"اولاد وہ رشتہ ہوتا ہے تمریز جو ہر غم کا مداوا کر دیتا ہے۔"

"شٹ اپ نمیر وہ اب بھی غیر شادی شدہ ہے اور وہ بچہ اس کے بھائی کا بیٹا ہے۔"

"کیا؟" وہ حیران ہوا۔

"ہاں نمیر ہاں۔ اس نے اب تک شادی نہیں کی اور شادی نہ کرنے کا فیصلہ وہ مجھے کالج کے دنوں میں ہی سنا گئی تھی مگر اس وقت میں نے ایک جذباتی فیصلہ سمجھ کر نظر انداز کر دیا کہ وہ وقت کے ساتھ سنبھل جائے گی لیکن جب اس سے ملا تو وہ بالکل اسی طرح تھی۔ تمہاری دیوانی، بے وقوف پاگل سی وہ ہم جیسے مرد کے پیچھے اپنی زندگی خراب کر لی۔" وہ بے حد شرمسار ہوا۔

"اوہ گاڈ ..... وہ بے حد شرمسار ہوا۔

"نمیر! بعض لوگ بہت غلط وقت پر بہت جلد اپنا فیصلہ سنا دیتے ہیں اور بعض دفعہ بہت ٹھیک وقت پر کوئی فیصلہ نہیں کر پاتے۔ اگر تم عندیہ کو اپنا فیصلہ سنانے کی بجائے ایک چھوٹی سی امید دے دیتے تو آج تم بھی اتنے تنہا، اتنے تھی دامن نہ ہوتے۔"

"ہاں تمریز میں سچ مچ بہت تنہا رہ گیا ہوں۔ ماما کی ڈیتھ کے بعد پانچ سال میں نے جس کرب میں گزارے وہ میں ہی جانتا ہوں۔"

"تمہاری تنہائی عندیہ دور کر سکتی ہے۔ جاؤ نمیر اپنی غلطی کا اعتراف کرو اور اسے احساس دلاؤ کہ اس نے کسی پتھر سے نہیں ایک انسان سے محبت کی ہے۔ ایسے انسان سے جو سب کو ہنستا مسکراتا ہی دیکھنا چاہتا تھا۔ جاؤ نمیر وہ اپنے کرب میں یقیناً آنسو بہا رہی ہوگی۔" تمریز کی باتوں نے اس کی ہمت بندھائی اور اس کے بتائے ہوئے راستے کے مطابق عندیہ خانم کے روم تک پہنچ گیا۔ ہلکی سی دستک کے بعد وہ خود ہی کمرے میں چلا آیا۔ تمریز کا خیال ٹھیک ثابت ہوا۔ وہ میز پر سر رکھے آنسو بہا رہی تھی۔ اس کی موجودگی کا احساس پاتے ہی وہ اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"مجھے معاف نہیں کرنا عندیہ کہ تم ....." اس نے جھجکتے ہوئے بات شروع کی۔

"پلیز نمیر کچھ مت کہیے گا۔ میرے دل میں آپ کا جو مقام ہے میں اس مقام پر آپ کو جھکا ہوا نہیں دیکھ سکتی۔ آپ کو احساس ہو گیا میرے لیے یہی کافی ہے۔ پلیز مسٹر نمیر جیسے الفاظ آپ کو زیب نہیں دیتے۔" وہ آنسو صاف کرتے ہوئے تڑی سے بولی۔

"لیکن عندیہ مجھے اعتراف تو کر لینے دو کہ میں نے ....."

"نہیں نمیر جب مجھے آپ سے کوئی گلہ ہی نہیں تو پھر اعتراف کیسا؟"

"لیکن مجھے خود سے گلہ ہے۔ میں نے ہر بار دل کی بجائے دماغ سے سوچا۔ ضروری نہیں ہمیشہ دل کے فیصلے غلط ہوں اور سچ تو میرا دل اور دماغ بس ایک ہی فیصلہ کر رہا ہے عندیہ۔ عندیہ مجھے تمہارے ساتھ کی ضرورت ہے۔ میں بہت اکیلا ہوں۔ کیا تم میری تنہائی بانٹ سکو گی؟" نمیر کی بات پر اس نے ایک نظر نمیر کو دیکھا مگر خاموش رہی۔

کچھ لمحے یونہی خاموشی کی نذر ہو گئے۔ پھر عندیہ نے بہت دھیرے سے یہ سکوت توڑا۔

"نمیر! مجھے دیے کو تو اب میرے پاس کچھ بھی نہیں رہا اگر پھر بھی تمہیں میرے اس کھوکھلے وجود سے کوئی خوشی مل سکتی ہے تو میں حاضر ہوں ورنہ میرا تو یہ حال ہے کہ

تیری دیوانگی کا اس قدر میرے دل پہ جادں ہے۔ اثر ہوا ٹوٹے پھر بھی تو چپ رہا اور بنا تو اب خوشی نہیں"

عندیہ کے لبوں سے یہ شعر سن کر نمیر علی احمد دنگ رہ گیا۔ وہ جواب تک اس سے کسی قسم کا گلہ شکوہ نہیں کر رہی تھی اس نے کس قدر تار مار سا ہے دل کا حال کہہ ڈالا۔

نمیر عجب دوراہے پر آ کھڑا ہوا۔ نہ جانے یہ عندیہ کی دیوانگی تھی کہ عمر بھر اس کے انتظار میں جیتی رہی اور اب جب کہ مرنے کا وقت آیا تو وہ ملنے پر خوش نہ تھی۔ نمیر علی احمد کی سمجھ میں کچھ نہ آ رہا تھا۔ وہ نہ تو ایک قدم پیچھے جا سکتا تھا اور نہ ہی ایک قدم آگے بڑھ کر عندیہ کا ہاتھ تھام سکتا تھا مگر اپنا کیا یقین اور عندیہ کی دیوانگی کا انتظار ختم کرنے کے لیے اسے کوئی قدم تو بڑھانا تھا اور اسے خود پر یقین تھا کہ عندیہ کے کھوکھلے وجود کو صرف اسی کا ساتھ بکھرنے سے روکوں سے بکھرے گا اپنی چاہت کے رنگوں سے۔